www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر هے وه انهیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا هے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:16 ☆ تاریخ:10 جولائی تا16 جولائی2017ء بمطابق15 شوال تا21 شوال1438ھ ☆ صفحات:8

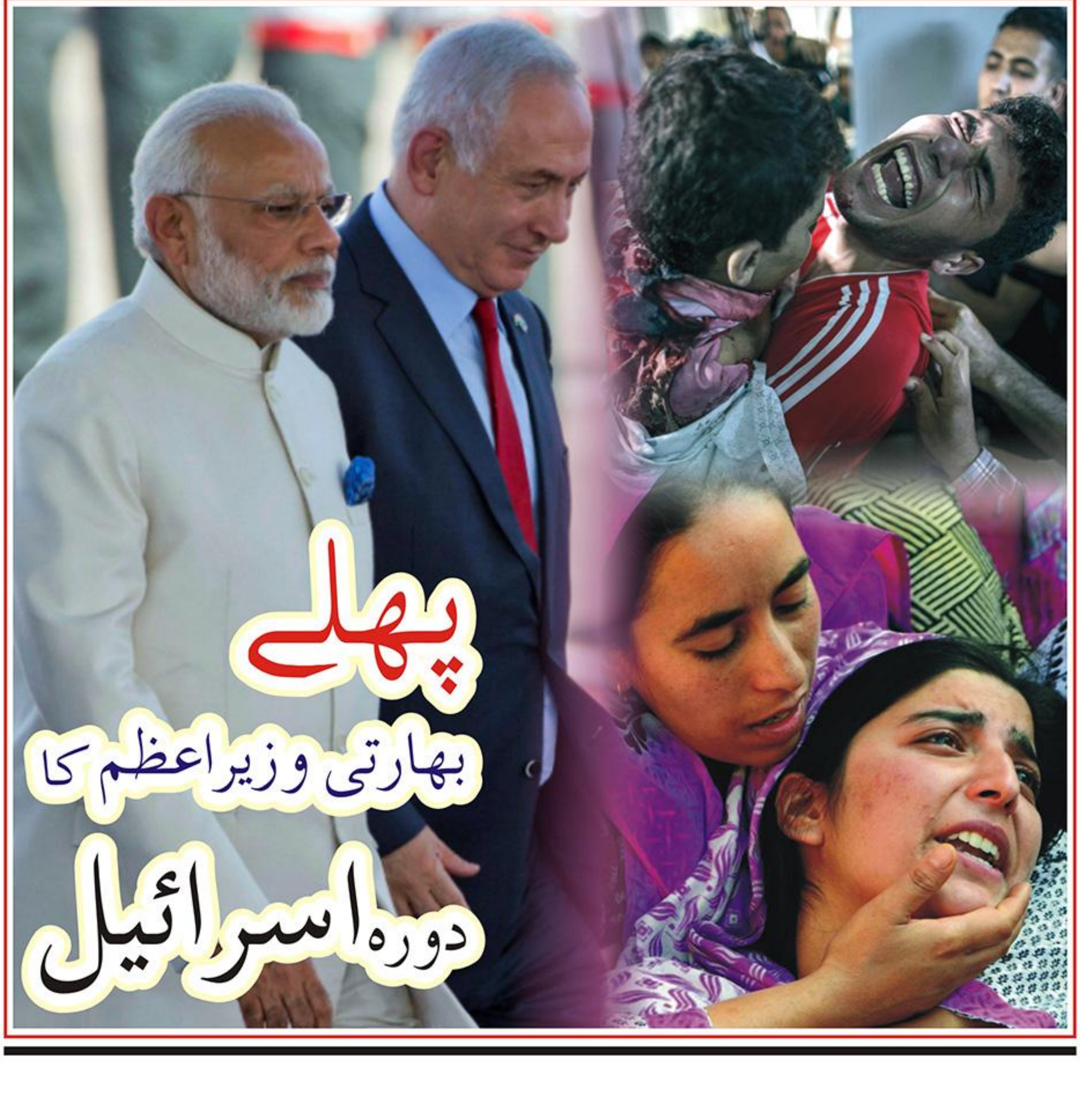

دہشتگردی اور انتہا پسندی کیخلاف مشترکہ جنگ لڑنے کا اعلان، ٹیکنالوجی سمیت 7 معاہدوں پر دستخط

پہلے بھارتی وزیراعظم مودی کا دورہ اسرائیل

صیہونی وزیراعظم نے باہمی تعاون کو ''جنت میں شادی'' قرار دیدیا، بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کرلی

نئی دہلی/مودی اسرائیل کا دورہ کرنیوالے پہلے بھارتی وزیراعظم بن گئے ہیں۔ دونوں رہنماؤں کا کہنا تھا کہ انہوں نے انسداد دہشتگردی اور دونوں ریاستوں کے درمیان سائبر سکیورٹی کے حوالے سے تعاون بڑھانے پر بات چیت کی۔ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران مودی نے کہا کہ ہمارا مقصد تعلق کو بہتر کرنا ہے، جو ہماری ترجیحات اور ہمارے عوام کے درمیان تعلق کی پائیداری کیلئے پراثر ہو۔

بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے پہلے دورے کے دوسرے روز اسرائیل اور بھارت کے درمیان ٹیکنالوجی، پانی اور زراعت میں تعاون کے معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ ''ولایت ٹائمز'' نے نقل کیا ہے کہ خبر رساں ادارے اے پی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے بھارتی ہم منصب نریندر مودی کے ساتھ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے تعاون کو ''جنت میں شادی'' سے تعبیر کیا۔ خیال رہے کہ نریندر مودی دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے 25 برس مکمل ہونے پر اسرائیل کے تین روزہ دورے پر روانہ ہوئے تھے، جس کا اصل مقصد معاہدوں پر دستخط کرنا ہے۔ مودی اسرائیل کا دورہ کرنے والے پہلے بھارتی وزیراعظم بن گئے ہیں۔ دونوں رہنماؤں کا کہنا تھا کہ انہوں نے انسداد دہشت گردی اور دونوں ریاستوں کے درمیان سائبر سکیورٹی کے حوالے سے تعاون بڑھانے پر بات چیت کی۔ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران مودی نے کہا کہ ہمارا مقصد تعلق کو بہتر کرنا ہے، جو ہماری ترجیحات اور ہمارے عوام کے درمیان تعلق کی پائیداری کے لیے پراثر ہو۔ خیال رہے کہ سرد جنگ کے زمانے میں بھارت کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات بہتر نہیں تھے بلکہ وہ فلسطین کی حمایت کر رہا تھا، لیکن گذشتہ 25 برسوں کے دوران دونوں ممالک نے دفاع اور ٹیکنالوجی کے میدان میں قریبی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ نیتن یاہو سے ملاقات کے علاوہ مودی ٹیکنالوجی کی کمپنیوں اور بھارتی نژاد مقامی یہودیوں سے بھی ملاقات کرلی۔ بتایا جاتا ہے مودی نے دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانوی فوج کی جانب سے لڑتے ہوئے ہلاک ہونے والے ہندوستانی فوجی جو حیفہ میں دفن ہیں، کی قبروں پر بھی حاضری دی۔ مودی کے دورے میں اسرائیل میں یادگار ویشم ہولوکاسٹ کا دورہ بھی شامل تھا، لیکن فلسطینی حکام کے ساتھ کوئی ملاقات ان کے شیڈول میں نہیں تھی۔

دیگر ذرائع کے مطابق بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے دورہ اسرائیل کے دوسرے روز تل ابیب میں انکے اور صیہونی ہم منصب بنجمن نیتن یاہو کے درمیان باضابطہ مذاکرات ہوئے۔ دونوں ملکوں نے خلائی ٹیکنالوجی، زراعت اور پانی کی صفائی سے متعلق 7 معاہدوں پر دستخط کئے۔ دونوں ممالک کے درمیان اربوں ڈالر کا دفاعی تعاون پہلے ہی جاری ہے، جس کا مذاکرات میں ذکر نہیں کیا گیا۔ گذشتہ روز ہونے والے 7 معاہدوں کے تحت صنعتی ترقی کے حوالے سے تحقیق کو فروغ دینے کیلئے بھارت اور اسرائیل 4 کروڑ ڈالر کے فنڈز سے کام شروع کریں گے۔ اس کے علاوہ زرعی شعبے میں پانی کے بہتر استعمال کے حوالے سے تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق ظاہر کیا گیا۔ مذاکرات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے نریندر مودی اور بھارت کے لئے خاصی گرمجوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ بھارت اور اسرائیل کی جوڑی آسمانوں پر بنی ہے۔ اس رشتے کو ہم دنیا میں نبھا رہے ہیں۔ دونوں ممالک جمہوریت بھائی ہیں۔ نیتن یاہو اور نریندر مودی نے اپنے اس عزم کو دہرایا کہ بھارت اور اسرائیل مل کر دہشت گردی اور انتہا پسندی کا علاقائی اور عالمی سطح پر مقابلہ کریں گے۔ اس موقع پر بھارتی وزیراعظم مودی نے کہا کہ بھارت اسرائیل کی طرح تشدد، دہشت گردی اور اس کے ذریعے پھیلائی گئی نفرت سے متاثر ہوا ہے اور مجھے اس بات پر اتفاق ہے کہ بھارت اور اسرائیل کو اپنے سٹریٹجک مفادات کے تحفظ کے لئے مل کر اور بہت کچھ کرنا چاہئے۔ بڑھتی ہوئی انتہا پسندی سے مل کر لڑنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور اسرائیل ایک پیچیدہ جغرافیائی صورتحال میں واقع ہیں، ہمیں علاقائی خطرات سے آگاہی ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے نیتن یاہو کو دورہ بھارت کی دعوت دی، جو انہوں نے بخوشی قبول کرلی۔

مذاکرات کے بعد جاری مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی کسی بھی صورت میں جائز اور قابل قبول نہیں، چاہے اسکی وجہ کوئی بھی ہو۔ دونوں ممالک دہشت گردی کیخلاف تعاون کو بڑھائیں گے۔ مودی نے بعدازاں ہولوکاسٹ میوزیم کا دورہ کیا اور اسرائیلی صدر سے بھی ملاقات کی۔ مودی نے اسرائیل میں قادیانی جماعت کے سربراہ شریف اودے سے بھی ملاقات کی اور کہا کہ بھارتی حکومت قادیانی طبقے اور قادیانی جماعت کے ساتھ قریبی رابطے جاری رکھے گی۔ دوسری طرف این این آئی کے مطابق اسرائیل بھارت کو دس مسلح ڈرونز حوالے کرنے کو تیار ہوگیا۔ دونوں ممالک کے درمیان دو سال قبل چار سو ملین ڈالر مالیت کے مسلح ہیرون ڈرونز حتمی ادائیگی کے بعد نئی دہلی کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق مودی کے دورہ اسرائیل کے دوران دس جدید مسلح ڈرونز ہیرون ٹی پی بھارت کے حوالے کئے جاسکتے ہیں۔ بھارتی حکومت نے فضائیہ کی درخواست پر ان دس ڈرونز کے خریدنے کی منظوری دی تھی۔ ستمبر 2015ء میں اس کا معاہدہ کیا گیا، تاہم اس سودے کو خفیہ رکھا گیا۔ 2004ء میں اسرائیل کے ایئرواسپیس انڈسٹریز میں تیار کیا جانے والے ہیرون ڈرون کا وزن 53 سو کلوگرام ہے جبکہ یہ ایک ہزار کلوگرام کا وزن اٹھا سکتا ہے اور چالیس گھنٹے فضا میں رہ سکتا ہے۔

مودی کا دورہ اسرائیل

تحریر: صابر کربلائی

> **امریکہ ریاض میں تمام مسلمان ممالک کو کہہ چکا ہے کہ وہ فلسطین کاز کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں، جس پر تقریباً تمام عرب ممالک تو تسلیم خم ہوچکے ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پر یہ عرب دنیا پاکستان کا ساتھ دیتی ہے یا ہمیشہ کی طرح پاکستان کی پیٹھ میں خنجر ہی گھونپا جائیگا، کیونکہ عرب حکمران جب فلسطین کا امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ سودا کرسکتے ہیں تو کیا ان سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا ساتھ دینگے۔؟ بہرحال پاکستان کی خارجہ پالیسی کے ہنر مندوں کو بھی چاہئیے کہ وہ اسرائیل اور بھارت کے اس پاکستان مخالف گٹھ جوڑ اور انکی پاکستان مخالف ناپاک سازشوں کا منہ توڑ جواب دیں، تاکہ کسی کی مجال نہ ہو کہ وہ پاک سرزمین کیطرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات بھی کرسکے۔**

مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ فلسطین کا تعلق عربوں سے ہے اور فلسطین عربوں کا ہے، جس طرح انگلستان انگریزوں کا وطن ہے، یہ بات بالکل غلط ہے کہ باہر سے صیہونیوں کو لا کر فلسطین میں بسایا جائے اور ان کو فلسطین کے مقامی عربوں پر مسلط کر دیا جائے۔ لیکن دوسری طرف گاندھی کے اپنے ہی آزاد کئے گئے ہندوستان کے موجودہ وزیراعظم نے گاندھی کے نظریات و افکار اپنے پیروں تلے روندھ ڈالے ہیں اور اسرائیل کے جنگی جرائم کی حمایت کرنے تین روزہ اسرائیل کا دورہ کیا۔ 4 جولائی 2017ء کو بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کا تین روزہ دورہ اسرائیل دراصل خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال میں بہت اہمیت کا حامل بن چکا ہے، کیونکہ اگر بغور حالات و واقعات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطے کے خلاف اسرائیل کی جاری سازشوں کو مسلسل ناکامی کا سامنا رہا ہے اور یہ ناکامی اسرائیل کو 2000ء سے لبنان سے پسپائی کے بعد مسلسل لبنان اور غزہ و فلسطین میں جنگیں مسلط کرنے اور ان میں شکست خوردہ ہونے کے بعد حتی داعش جیسی دہشت گرد تنظیموں کے قیام اور ان کی شکست اور ناکامی کے بعد بہت سی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، جیسا کہ امریکی صدر کی سربراہی میں ریاض میں مسلمان ممالک کو جمع کرنا اور پھر فلسطینیوں کی تحریک آزادی کو نہ صرف امریکہ نے بلکہ ہمارے اپنے ہی برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے بادشاہ نے بھی دہشت گرد قرار دیا اور اس کے بعد جو سلسلہ چل نکلا ہے کہ قطر کے خلاف بھی سعودی قیادت میں محاذ بنایا جا رہا ہے اور اسی طرح اب لگتا ہے کہ مراکش کا نمبر بھی آنے والا ہے، کیونکہ اس نے بھی قطر کے معاملے میں عرب ممالک کے کردار پر تنقید کی ہے۔ بہرحال یہ وہ حالات اور واقعات ہیں، جو خود ایک مفصل بحث کے متقاضی ہیں۔

آیئے اب ذرا بات کرتے ہیں بھارت کے وزیراعظم مودی کی اسرائیل یاترا کے بارے میں۔ مودی کی اسرائیل یاترا دراصل چھ ماہ قبل یا شاید اس سے بھی پہلے طے پا چکی تھی اور شاید اسرائیل مودی کے اس دورہ کو اپنے حق میں اور خطے میں موجود ریاستوں کو پیغام دینا چاہتا تھا، یعنی گذشتہ چھ ماہ کے حالات کا مشاہدہ کیا جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ شام کے وہ تمام علاقے کہ جو اسرائیلی حمایت یافتہ دہشت گرد گروہ داعش کے چنگل میں تھے، شامی افواج کی کاروائیوں کے نتیجہ میں آزاد ہوئے ہیں اور شام کے تمام علاقوں سے ان دہشت گرد گروہوں کا قلع قمع کر دیا گیا ہے، دوسری طرف عراق کی صورتحال بھی ایسی ہی ہے کہ جہاں عوامی رضا کار فورس اور عراقی افواج نے عراق کے متعدد علاقوں کو داعش سے آزاد کروالیا ہے، اسی اثناء میں ہم نے دیکھا ہے کہ ریاض کی سرزمین پر دنیا کے سب سے بڑے شیطان کی آمد اور مسلم دنیا کے حکمرانوں کی سربراہی کرنا اور پھر فلسطین اور فلسطین کی مزاحمتی تحریکوں کو دہشت گرد قرار دیا، جبکہ انہی گذشتہ چند ماہ میں فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس اور بیت المقدس کے مفتی اعظم محمد حسین سمیت مسجد اقصٰی کے خطیب عکرمہ صابری بھی پاکستان کے مسلسل دورہ جات کر چکے ہیں، اور اسی طرح انہی ایام میں اقوام متحدہ میں موجود پاکستان کی مندوب ملیحہ لودھی بھی اسرائیل کی حمایت میں ملا جلا متنازعہ بیان دے چکی ہیں، جس پر ملک بھر میں انہیں شدید تنقید اور ناراضگی کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ اسی دوران فلسطین کاز کے لئے سرگرم عمل ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے صفحات پر ایک ایسا مقالہ بھی نشر ہوا ہے کہ جس میں پاکستان کے گذشتہ کئی سالہ اسرائیل کے ساتھ خفیہ سفارت کاری کے اقدامات کو فاش کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا تھا کہ کس طرح اسرائیل پاکستان کے قریب آنا چاہتا ہے اور پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات بنا کر ایک طرف اپنی جعلی ریاست اسرائیل کو قبول کروانا چاہتا ہے تو دوسری جانب فلسطین کاز کی جاری جدوجہد کو بھی ختم کر کے فلسطینیوں کو زک پہنچانا چاہتا ہے۔

ان تمام حالات اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا کسی صورت بے جا نہ ہوگا کہ دنیا بھر میں امریکی سرپرستی میں جاری تمام وہ سازشیں کہ جن کا مقصد اسلام کو بدنام کرنا اور فلسطین سمیت کشمیر اور دیگر مقامات پر جاری حقوق کی جدوجہد اور آزادی کی تحریکوں کو دہشت گرد قرار دینا، اس کام کے لئے امریکہ اور اس کے حواری مسلسل سرگرم عمل ہیں۔ یہ بات بھی یاد رہنی چاہئیے کہ انہی گذشتہ چند ماہ میں ہی مودی نے سعودی عرب کا دورہ کیا اور وہاں پر ان کو سعودی حکمرانوں نے نہ صرف سونے اور ہیرے جواہرات کے قیمتی تحفوں سے نوازا بلکہ غیر معمولی پروٹوکول بھی دیا، جس طرح ان عرب حکمرانوں نے امریکی صدر کی سربراہی میں ریاض کانفرنس میں فلسطین کی آزادی کی تحریک حماس کو دہشت گرد قرار دیا ہے، اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ عرب حکمران بھارت کو یقین دہانی کروا چکے ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بھارت کا ساتھ دیں گے، جیسا کہ مودی کے حالیہ دورہ اسرائیل میں بھی اسرائیلی حکمرانوں نے واضح طور پر ان بیانات کی تکرار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل پاکستان کے خلاف بھارت کی ہر ممکنہ مدد کرے گا، یعنی مسئلہ کشمیر پر بھی اسرائیل ہندوستان کا ساتھ دے گا، یعنی ایک طرف مودی نے سعودی عرب کا دورہ کیا تو وہاں بھی اسی طرح کا ملا جلا رجحان پایا گیا، جبکہ اب اسرائیل کے دورہ پر بھی پاکستان کے خلاف ہی باتیں سامنے آ رہی ہیں، جس کا واضح ترین مقصد یہی سمجھ آتا ہے کہ پاکستان کے دشمن اسرائیل اور بھارت کا فطری اتحاد قائم ہے، لہذا اب پاکستان کو بھی چاہئیے کہ وہ اسرائیل مخالف فطری اتحاد تشکیل دینے میں دیر نہ کرے، تاکہ خطے میں صیہونی عزائم کا راستہ روکنے میں مدد حاصل ہو۔

ایک اور اہم نقطہ جو مودی کے اسرائیل دورے کے بارے میں سمجھ آتا ہے، وہ یہ ہے کہ جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوا ہے کہ یہ دورہ کئی ماہ قبل طے پایا تھا اور اس کے دوران پاکستان میں فلسطینی رہنماؤں کی آمد اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف تبدیلیاں رونما ہونا، ان سب کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ مسئلہ فلسطین مسلم ممالک کی اولین ترجیحات میں سے نکل جائے، جو کہ انہوں نے ریاض کانفرنس میں امریکی صدر کی سربراہی میں برملا اعلان کیا، اب اسرائیل اور بھارت کے اس طرح کے تعلقات اور پاکستان کے خلاف آنے والے بیانات واضح اشارہ دے رہے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل پاکستان پر دباؤ بنا کر پاکستان کی ترقی کے راستوں کو روکنا چاہتے ہیں اور پاکستان کو مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کر لے یا مستقبل میں بھی دو ریاستی حل کی بات ہو تو پاکستان کسی بھی طور پر اسرائیل کی مخالفت نہ کرے۔ بہرحال یہ وہ بات ہے کہ جو یقیناً غیر فطری اور قیام پاکستان اور بانیان پاکستان کی نظریات و افکار سے غداری کے مترادف بھی ہے اور پاکستان کی نظریاتی اساس کی مخالف بھی، تاہم پاکستان کے عوام ہمیشہ فلسطینیوں کے ساتھ رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ پاکستان نے آج تک اسرائیل کی جعلی ریاست کو تسلیم نہیں کیا اور اس لئے پاکستان کو اسرائیلی سازشوں کا سامنا بھی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مودی کی اسرائیل آمد پر فلسطین میں مظاہرے ہوئے ہیں اور سوشل میڈیا پر قاتل اتحاد کے عنوان سے کیمپین بھی دیکھنے میں آئی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ فلسطینی عوام مودی اور نیتن یاہو کو مظلوم فلسطینیوں اور کشمیریوں کے قتل عام کا ذمہ دار سمجھتے ہیں جو کہ حقیقت بھی ہے۔

ماضی میں بہت سی حکومتوں اور ان کے آلہ کاروں نے کوشش کی ہے کہ اسرائیل کے ساتھ خفیہ روابط قائم کئے جائیں، لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں، بہرحال اب سوچنا یہ ہے کہ ایک طرف بھارتی وزیراعظم نے سعودی عرب کا دورہ کیا اور اب اس کے بعد اسرائیل، دوسری طرف امریکہ ریاض میں تمام مسلمان ممالک کو کہہ چکا ہے کہ وہ فلسطین کاز کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں، جس پر تقریباً تمام عرب ممالک تو تسلیم خم ہو چکے ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پر یہ عرب دنیا پاکستان کا ساتھ دیتی ہے یا ہمیشہ کی طرح پاکستان کی پیٹھ میں خنجر ہی گھونپا جائے گا، کیونکہ عرب حکمران جب فلسطین کا امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ سودا کر سکتے ہیں تو کیا ان سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا ساتھ دیں گے۔؟ بہرحال پاکستان کی خارجہ پالیسی کے ہنرمندوں کو بھی چاہئیے کہ وہ اسرائیل اور بھارت کے اس پاکستان مخالف گٹھ جوڑ اور ان کی پاکستان مخالف ناپاک سازشوں کا منہ توڑ جواب دیں، تاکہ کسی کی مجال نہ ہو کہ وہ پاک سرزمین کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات بھی کر سکے۔

(بشکریہ اسلام ٹائمز)

ہمارا مقصد قدس کو دارالحکومت قرار دیکر خود مختار فلسطین تشکیل دینا ہے: اسماعیل ھنیہ

حماس نے ایران کی بھرپور حمایت کی قدردانی اور شکریہ ادا کیا، اسرائیل پوری دنیا کیلئے خطرہ ہے

ہم ایران کی کہ جو مقاومت اور القسام کی بٹیلیئوں کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور ان کی فوجی سازوسامان مہیا کرنے اور فوجیوں کی تعداد بڑھانے میں مدد کرتا ہے قدردانی کرتے ہیں۔ عالمی اردو خبررساں ادارے نیوز نور کی رپورٹ کے مطابق عربی ٹی وی چینل الجزیرہ نے رپورٹ دی ہے کہ: تحریک مقاومت فلسطین "حماس" کے سیاسی دفتر کے سربراہ اسماعیل حنیہ نے غزہ میں ایک تقریر کے دوران اس انتصاب کے بعد پہلی بار فلسطین کے لوگوں اور اسلامی ملتوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ہمارا مقصد سرزمین فلسطین کی، قدس کی اور اسیروں کی آزادی اور جلاوطن فلسطینیوں کو وطن واپس لانا اور بیت المقدس کو پایتخت بنا کر فلسطین نامی ملک کی تشکیل دینا ہے۔ اسماعیل حنیہ نے تاکید کی اداری سیاست سے روکنے کے سلسلے کو جاری رکھنا دنیا کی نظروں میں دہشت گردانہ اقدام ہے، اگرچہ کوئی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ تحریک حماس کے سیاسی دفتر کے سربراہ نے تاکید کی کہ ہم مقاومت کے بہادر گروہ القسام کے فوجی بریگیڈیر، القدس کے بریگیڈیر، الاقصی کے بریگیڈیر اور ابوعلی مصطفیٰ بریگیڈیر پر، بہت درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اعیل حنیہ نے کہا بعض بکواس کرنے والے اس کوشش میں ہیں کہ ملت فلسطین کو موجودہ واقعیت کو تسلیم کرنے پر مجبور کردیں۔ انہوں نے کہا فلسطین کی بزرگ ملت 100 سال سے بالفور نام کے اعلان کے اور یہودی سازی کے اور ملت فلسطین کی پہچان مٹا دینے کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی ہے۔ حنیہ نے مزید کہا: ہم ایران کی کہ جو مقاومت اور القسام کی بٹیلیئوں کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور ان کی فوجی سازوسامان مہیا کرنے اور فوجیوں کی تعداد بڑھانے میں مدد کرتا ہے قدردانی کرتے ہیں۔ اس دوران سلامی تحریک مقاومت حماس رہنما "اسامہ حمدان" نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیل سے بڑھ کر خطے میں کوئی دہشتگرد نہیں اور صہیونی ریاست کے خلاف تمام محاذوں پر مقاومت عالمی قوانین کی رو سے جائز اور واجب ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطی اور پوری دنیا کے امن کو خطرہ صرف اسرائیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی مقاومت کو دہشتگردی سمجھنا صہیونی ریاست کی منظم دہشتگردی کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہے۔ حماس رہنما نے کہا کہ اسرائیل نہ صرف اپنے بقاء کے لیے کوشاں ہے بلکہ صہیونی ریاست خطے کے وسائل پر قبضے کی سازشیں کر رہی ہے اور صہیونی ریاست کی توسیع پسندی اور مذموم عزائم کے سامنے صرف فلسطینی تحریک مقاومت رکاوٹ ہے۔

ہندوستانی وزیراعظم کا دورہ اسرائیل قابل مذمت ہے: کُل ہند مجلس اتحادالمسلمین کے صدر

نئی دہلی/ کُل ہند مجلس اتحادالمسلمین کے صدر نے ہندوستانی وزیراعظم کے دورہ اسرائیل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نریندر مودی ایک ایسے وقت اسرائیل کا دورہ کر رہے ہیں جب مغربی کنارہ بشمول یروشلم پر اسرائیلی قبضہ کے 50 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ کُل ہند مجلس اتحادالمسلمین کے صدر اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ "بیرسٹر اسدالدین اویسی" نے میڈیا سے گفتگو میں ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی کے دورہ اسرائیل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم ایک ایسے وقت اسرائیل کا دورہ کر رہے ہیں جب مغربی کنارہ بشمول یروشلم پر اسرائیلی قبضہ کے 50 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 7 دہائیوں سے ہندوستان کی خارجہ پالیسی فلسطین کے کاز کی حمایت پر مبنی تھی لیکن یوں دکھائی دے رہا ہے کہ موجودہ مخصوص حکومت کا ایجنڈہ فلسطینی کاز نہیں ہے حالانکہ ہندوستان کی ہر حکومت نے فلسطینی کاز کی حمایت کی ہے اور یہ ہماری خارجہ پالیسی رہی ہے۔ کُل ہند مجلس اتحادالمسلمین کے صدر نے کہا کہ وزیراعظم کو چاہئے کہ اپنے تین روزہ دورے کے دوران فلسطینی اتھارٹی کے ذمہ داروں سے ملاقات کریں اور ساتھ ہی اسرائیلی قبضہ والے علاقوں کا بھی دورہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے ایسے کئی ممالک ہیں جو اسرائیل سے سفارتی تعلقات رکھنے کے باوجود فلسطینی کاز کی حمایت کرتے ہیں اور فلسطینی علاقوں پر اسرائیل کے قبضہ کی مذمت کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے اسرائیل کو جنگی جرائم والا ملک قرار دیا ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ ہندوستان اُن پانچ ممالک میں شامل رہا ہے۔

صہیونیوں کا مقبوضہ فلسطین میں 800 رہائشی یونٹس تعمیر کرنے کا ارادہ

غزہ/ غاصب صہیونی حکومت کا مقبوضہ فلسطین میں 800 ہاوسنگ یونٹس تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ "اینا" کی رپورٹ کے مطابق غاصب صہیونی حکومت کا مقبوضہ فلسطین میں 800 ہاوسنگ یونٹس تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ المیادین ٹی وی نے مقبوضہ فلسطین کے آگاہ ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ غاصب اسرائیل مقبوضہ علاقے میں 800 رہائشی یونٹس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دوسری جانب فلسطینی ذرائع کا کہنا ہے کہ غاصب صہیونی حکومت نے مقبوضہ فلسطین میں 6 ہزار رہائشی یونٹس کا بل منظور کرلیا ہے۔

فرقہ واریت پاکستان کیلئے زہر قاتل ہے: امور پاکستانی اہلسنت عالم دین

اسلام آباد/ نیوز نور/ پاکستان کے نامور اہلسنت عالم دین اور سنی تحریک کے سربراہ نے فرقہ واریت کو پاکستان کیلئے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ پاکستان سنی تحریک کے سربراہ "محمد ثروت اعجاز قادری" نے کراچی میں مرکز اہلسنت پر معززین کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امن کے دشمنوں کو اتحاد و یکجہتی سے ناکام بنائیں گے کیونکہ امن و اَمان کے دشمن ملک کے دشمن ہیں اور ملک کو مستحکم اور معیشت کی ترقی کیلئے عوام، تاجروں، سیاسی و مذہبی جماعتوں کو کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے را اور موساد کے گٹھ جوڑ کو خطے کے امن و امان کیلئے خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کے ایجنٹ پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ دین سے دوری کی وجہ سے آج مسلمان مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک اللہ، ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والوں کے اتحاد و یکجہتی کو ختم کرنے کیلئے اسلام دشمن طاقتیں سازش کر رہی ہیں۔ انہوں نے فرقہ واریت کو ملک کیلئے زہر قاتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت فرقہ واریت کے خلاف ٹھوس اقدامات کرے۔ موصوف اہلسنت عالم دین نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی کیلئے بانیان پاکستان کی اولادیں کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرینگی کیونکہ پاکستان کے دشمن پاکستان کی ترقی و خوشحالی سے خوش نہیں ہیں۔ پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور دہشتگردی کے خاتمے کیلئے ہم نے صرف اور صرف پاکستانی ہوکر جدوجہد کرنی ہوگی۔

اتحاد امت وقت کی اہم ترین ضرورت پاکستانی اہلسنت عالم دین

اسلام آباد/ پاکستان کے اہلسنت عالم دین اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ نے اتحاد امت کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا ہے۔ "نیوز نور" کی رپورٹ کے مطابق کل مسالک علماء بورڈ کے مرکزی قائدین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ "مولانا حنیف جالندھری" نے فرقہ واریت کے خاتمے، قیام امن اور مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کیلئے کل مسالک علماء بورڈ کی خدمات کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ ملکی دفاع کیلئے کام کرنیوالوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد امت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور یہ ضرورت ملک عوام اور اسلام کی مشترکہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی، انتہاء پسندی اور فرقہ واریت کے خلاف ہم متحد ہیں اور ملک و قوم کو فرقہ واریت اور تعصبات کی بناء پر تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ موجودہ فرقہ وارانہ عدم مفاہمت کو عوام اور ملک کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی واستحکام اور دفاع کیلئے ہم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں۔

امریکہ کی جنگ اسلام کے خلاف ہے: مولانا فضل الرحمان

اسلام آباد/ پاکستان کے ممتاز اہلسنت عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے امیر نے کہا ہے کہ امریکہ مسلمانوں کا دوست نہیں اس لئے سعودی عرب کو امریکہ کا ساتھ چھوڑ دینا چاہئے۔ عالمی اردو خبررساں ادارے "نیوز نور" کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے ممتاز اہلسنت عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے امیر "مولانا فضل الرحمٰن" نے کہا ہے کہ امریکہ کبھی مسلمانوں کا خیرخواہ نہیں رہا اور وقت نے ثابت کیا کہ امریکہ کی جنگ دہشتگردی کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں جاری سرکاری دہشتگردی کی حمایت کرکے امریکہ بے نقاب ہو چکا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ نائن الیون سے امریکہ پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور مشرف نے اس کا ساتھ دے کر پاکستان کو کمزور پوزیشن میں ڈال دیا ہے مگر اب پاکستان دباؤ سے نکل چکا ہے اور ہم کو تنہا کرنے کی کوشش کرنے والے خود تنہائی کا شکار ہیں۔ مریکہ سعودی عرب کا کبھی دوست نہیں ہوسکتا اسلئے سعودی حکومت کو بھی امریکہ کے بجائے عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

Is Begging an Evil or Backing an Evil

Quoting from my practical incidence I daily see a Mas woul (one who collects hair and sells small toys to children in exchange especially in villages) who has no arms having a bag of toys in his neck and telling children to take their toys accordingly on amount of hair in their hands. I am dam sure that all of us are usual of witnessing such incidents, nevertheless a few catch the lesson. And as responsibility this lesson should be taught to the other brave beggars you witness daily who are becoming the evil for our society.

By:Saif Ali Budgami

I am sure most of you may get confused to consider it charity or evil. And truly hard to name it with the human conscience.

I am not against Alms or charity, however through practical experience get shocked to see "A brave man with a begging bowl to beg, and a handicapped with the weighting machine to earn". And should be knowing that most of the times, our Alms become injustice if handed to un-needy knowingly.

If you need to visit Srinagar or the other main towns in Kashmir I suggest you not be unconscious kind and generous otherwise you will have to return with empty pockets. That too by your kindness encourages the evil.

Donning untidy and tattered clothes these beggars are a common sight outside religious shrines, shopping malls, bus stops, Schools, Colleges, Universities, hospitals and now commonly entering the offices to get the employees rewarded. Apart from this, they thrive on the streets, traffic signals, road intersection and parks, pestering common people. Some common voices you hear from these beggars are: Allah "ap ki jodi ko salamat rakhay" (May Allah bless your couple) no matter if they are siblings or share any other relation, again another lucrative voice is "Kal say kuch nahi khayaa"(Haven't eaten anything since yesterday) Further if watching anyone having a pen melodiously saying "Baba Allah aap ko Exam mai Kamyaab kare" (May you get succeeded in your exams) even if he/she is illiterate.

Next face is pleasant from Kashmiri Knowledgeable brave young beggars. You ask them why you beg as you are fit to earn? You will receive strange reply ,Ye Che Suunat (It's Sunnaht) the brave youth who are cream of Islam do defame the name of Islam, quoting Holly Hadiths and confidently order Ye che Ye-te mujood ta-te mujood (It will benefit you here and hereafter as well) after getting something from house hold reply with Khuda Kare Barkath (May you advance in business).

Coming back to another tragedy as sympathizing with their pathetic condition is acceptable as you cannot jump out of your skin, but giving alms to them is like contributing to the evolving profession, and contributing to the business of those people who groom these young children into begging by chopping off their limbs. If we delve into the history of this.

Even today, we get to see that some people get annoyed by the consistent presence and plea of these beggars. This evil is increasing day by day in the city, perhaps because of the sympathetic people of Kashmir. The religious places are enormously becoming begging centers where a large number of beggars scattered throughout the premises could be found, some begging alms and others trying to regain sympathy by making emotional appeals. We often see children mutilated and disfigured being subjected to begging. Most of them are from outside the state.

Some turn away their faces, some race their engines quickly at road signals, some roll up their car windows, while as some pat their pockets to look for some change and hand over a few coins to the miserable souls in order to get rid of the pestering and unwanted bodies, who are always loitering around.

They have found Kashmiris more generous then others when it comes to receiving alms. Another quality which these beggars possess is their omnipresence. Whether it is scorching sun or biting cold or tremendous flow of rain, beggars of every age will greet you everywhere with their haggard looks, bruised and limbless body, cracked and flaky face. Some who seek the same easy ways of making money have gone to the extent of rendering themselves limbless by allowing the amputation of their healthy limbs, and move on roller-boards. Sometimes infants are also hired and then carried by these beggars on their shoulders to seek the attention of passersby's. In some cases, infants are starved and many suffer forceful injuries as their screams would seek high sympathy of people. In such cases many infants give up determination and lose their precious lives. This makes it an issue of serious concern. With the alarming increase in the number of beggars around the cities, another matter of supreme concern is that it has become extremely difficult for people to identify the genuine needy and helpless: some who adopt it because of extreme poverty or some who are disabled.

Simultaneously, the inspirational characters are yet to be seen. As above hinted, honestly our hearts beat to see the most needy persons toil hard to earn and don't let their respect loose by begging. Almost sympathy strikes your heart to help them and you do, but they will always refuse and struggle hard themselves.

Quoting from my practical incidence I daily see a Mas woul (one who collects hair and sells small toys to children in exchange especially in villages) who has no arms having a bag of toys in his neck and telling children to take their toys accordingly on amount of hair in their hands.

I am dam sure that all of us are usual of witnessing such incidents, nevertheless a few catch the lesson. And as responsibility this lesson should be taught to the other brave beggars you witness daily who are becoming the evil for our society.

The Jammu and Kashmir Prevention of Beggary Act, 1960, specifically states: "Any beggar, exhibiting any sore, wound, injury, deformity or disease to earn money is a cognizable offence and any police officer under section 4 can arrest the beggar without any warrant and the offence is punishable with imprisonment for one year to three years by summary trial.

Despite the law against begging, the evil continues to be unabated and uncontrolled.

Author hails from Budgam Kashmir persuing M.A Political Science, M.A Convergent Journalism and can be reached at saifaly100@gmail.com

Importance of *HIJAB* in Islam

Islam considers the protection of the dignity and character of women for their happiness and sincerity. However, here we need to clarify that Islam does not advocate that women should never be allowed to see the light of the day.

Syed Wajid Rizvi

To all the Non-Muslims out there, who keep on asking "why in the world Muslim women have to wear hijab"? Here is the answer for your question

Imam Ali (as) is quoted to have said:

Once we were sitting with Prophet Muhammad (saww) when he (saww) asked: "What is the best thing for a woman?" No one could answer his question. I approached Hazrat Fatimah Zahra (sa) and discussed the issue with her and she immediately claimed to know the answer. According to her, the answer was, "The best thing for a woman is that she is protected from the sight of strangers such that neither does she have to see them nor do they get to see her."

I returned to Prophet Muhammad (saww) and gave him the answer. He (saww) asked at once, "Who taught you this answer?" I told him that the answer had come from Hazrat Fatimah Zahra (sa). Prophet Muhammad (saww) was delighted and said: "Hazrat Fatimah Zahra (sa) is my flesh and blood."

Numerous Traditions (Ahadith) have been related regarding the personality, dignity and responsibility of women. One Prophetic tradition relates that once Prophet Muhammad (saww) asked one of his companions, "When are women closest to Allah (SWT)?" Again no one could answer this question. Hazrat Fatimah Zahra (sa) finally answered, saying: "When they are in their home." According to exegetes, in all probability, this answer refers to a verse from the Noble Qur'an that says:

"And stay in your home and do not display your finery like the displaying of the ignorant of yore..." (Noble Qur'an, 33:33)

It needs to be emphasized here that although in the Noble Qur'an, this verse is addressed directly to Prophet Muhammad's (saww) wives, but it is also applicable to all Muslim women. In the same Chapter "Al-Ahzab", Allah (SWT) says:

"O Prophet! Say to your wives and your daughters and the women of the believers that they let down upon them their over-garments that they may be known, and thus they will not be given trouble; and Allah is Forgiving, the Merciful." (Noble Qur'an, 33:59)

The above verse has discussed the philosophy of Hijab (Islamic dress code) for women, as a kind of protection for them from being followed, teased, and disrespected from evil and lustful eyes.

One day Prophet Muhammad (saw) was sitting in the house of his daughter Hazrat Fatimah Zahra (sa) when they heard a knock on the door. The housemaid comes to Prophet Muhammad (saww) and says: "Oh! Prophet of Allah (saw) your companion Abdullah ibn Umme Maqdoom (who was blind) has come to visit you."

Prophet Muhammad (saww) immediately told the housemaid to let him in. In the mean time his daughter Hazrat Fatimah Zahra (sa), chief of the women of the world and head of the women in Paradise, gets up to go to her room.

Prophet Muhammad (saw) questions her "Oh! My daughter Fatima, where are you going?"

Hazrat Fatimah Zahra (sa) replies: "Since your companion (Sahabi) is coming to see you I am going to my room to observe my Hijab from him."

Prophet Muhammad (saw) replies: "But my daughter Fatima the companion of mine is blind and cannot see you."

Hazrat Fatimah Zahra (sa) replies: "My father, he cannot see me but I can see him thus I must go inside."

This is not to say that Prophet Muhammad (saww) was not aware of the matter but this question was posed to inform the women, whose chief is Hazrat Fatimah Zahra (sa), of the importance of Hijab. And that it is not sufficient to think that we are capable of controlling our desires and will not think or look badly at someone. Who can say that Nauz Billah (God Forbid) Hazrat Fatimah Zahra (sa) could not have had such a control on herself and yet she followed the Shariah (Islamic Law) very strictly.

Islam considers the protection of the dignity and character of women for their happiness and sincerity. However, here we need to clarify that Islam does not advocate that women should never be allowed to see the light of the day. In fact, when we study the life of Lady Fatimah Zahra (sa), we find that she was very active in her personal and social life. At the same time, she was so careful in safeguarding her dignity and self-respect that in spite of her activities, she never intermingled with any strangers.

Some of our sisters come up with the excuse that the non-believers laugh at them if they observe Hijab and they feel degraded. They may laugh for a little while but after some time, they will have no choice but to respect the Muslim women observing Hijab for their discipline and principles which could not be shaken by their little laugh.

Let us not forget the famous phrase: He who laughs last laughs the longest.

A Muslim sister lives for the future and not for the day; we can all look forward to be in Heaven for believing and obeying Allah (SWT).

Hijab is one of the commandments of Allah (SWT). The Holy Prophet Muhammad (saww) said that those women who do not observe proper Hijab are blatantly defying the commandment of Allah (SWT). Ahlul Bayt (as) suffered hardships and offered unparalleled sacrifices to bring original Islam to us. Discarding Hijab puts their sacrifices in vain. And the pleasure of Allah (SWT) is the greatest bliss. But for those who disobeyed, what punishment is awaiting them but Hell-Fire

Let's see the social benefits of wearing hijab:

1. The woman who wears hijab and a woman who doesn't wear hijab is like the two sweets one is packed and the other is opened, flies hovers around the sweet that is open rather than the sweet that is packed. The women who wears hijab attracts less attention of lustful eyes than the woman walking open.
2. Hijab begets in the women a sense of confidence that they are safe and so they appear strong, because they are the believing women.
3. These women are looked upon with respect in the society. People will not treat her like a product for fulfilling their evil desires. She will be safe and comfortable when she steps out of her house.
4. Hair is the thing that attracts most men, covering your hair means you are losing the chance to attract men, and we all know attraction to physical beauty is not love but attraction to the character is the true love.
5. Hijab will remind the practicing women to be modest. She will keep away from people and things, etc which might take her to the wrong path.

Now let's have a look over the scientific benefits too

1. Wearing of hijab protects the heat from the body being lost. Results of medical test show that 40- 60% heat is lost through head so wearing a head covering in cold months is very important from health perspective.
2. 2.Protecting of head is even more important in warm weather. V.G. Rocine, a prominent brain research specialist, has found that Brain Phosphorus melts at 108 degrees; a temperature that can be easily reached if one stays under the hot sun for any length of time without a head covering. When this happens, irreversible brain damage, memory loss and loss of some brain functions can result.
3. A head covering is very important for hygienic purpose too. Even workers in a number of professions wear a head covering- nurses, fast food workers, factory workers, restaurant workers and servers, doctors, health care providers and many more.
4. Hijab protects the hair from dust and direct exposure to sunlight that may damage the hair.

Syed Wajid Rizvi is persuing BA.LLB at Vitasta School of law & Humanities Nowgam Bye pass Srinagar and can be reached at Wajidrizvi9@gmail.com

Subhan Allah!Kashir

These Kashmiris are no terrorists but rather common human beings who not only respect their guests but also worshipped them, like rest of the country.People there are polite, compassionate and honest in their affairs. As they say there is always a hope!

Manjot Singh Kohli

Seen the roads turning, seen the dawn breaking, seen the mountains trimming and seen the opinions changing. When the wander scare turned into wanderlust! And I never wanted to come back from the paradise! It's an unease to even think about how hypocritically a scenario is put in the sight which has nothing to do with the reality most of the time! Or in other words the black shade of the moon is so much blared about and condemned that the glow and charm of the same is always ignored like it never existed

Meeting people of every opinion for sure broadened my perspective of what they call hell streets and what I call as heaven lanes. There was a time when Kashmir was the last place I wanted to travel in the world. The image was such of savagery and immorality. Not that everything thing is flowery, but for sure it's less thorny as it is portrayed. I had always believed it to be an exotic place that would reveal me to horrors of humanity. My views about Kashmir only changed after my recent travel experience. Meeting a few people was all it took to make me see the actual picture of this blessed place.As I reached there I realized that I had carried a cocoon view of Kashmir for years. Kashmir, as I can say now, is not remotely like what it is portrayed. The reputation of a Heavenly abode of peace and love is falsified to such an extent that It creates an air of prejudice over Kashmir. Few of the 'adventurous' travelers that visit India are drawn towards Kashmir by its scenic beauty, while rest of them are left behind, clutched by the thought of horrors they Will have to face in Kashmir. The fault is not mine or of those "unadventurous" travelers but instead the fault lies in mere portrayal of Kashmir. "Art" which is considered as a reflection of society fails to reflect Kashmir as it is. Instead of showing the 'reality' or 'the positive aspects' of Kashmir as well, these artists tend to focus only on the negative aspects of Kashmir.

According to what the very wise peace lover Farooq Renzu Shah, Chairman Kashmir Society says, every religion teaches love, harmony, peace, unity, but at the same time, regardless of what religion we are talking about there is an essence of hatred and war (When needed. But a war is a war) which is preached by calling it different names. Some call it "Dharam Yudh" and some call it "Jihad". No matter what name it is called by, we see blood! But the most disappointing part is that this minor hate teaching attracts the majority and hence is given a reason to be the centre of attention when it is preached! In his opinion the only way of getting through this rusty phase is humanity and love for humans!

Tahir Syeed Media Analyst in CM office who welcomed me with a coffee meeting said that prolonged protests are self destruction. He even said that totally are ignored the kind of provisions India has continuously been providing to Kashmiris regardless of what aspect we talk about and one big shade is education. But then we cannot ignore that fact that we need to understand the choice of accepting comfort

As an activist my veins say that there are other trodden issues that must be caught in the valley that are totally being ignored and need immediate attention. In this aspect another peace lover in the strain. Sajid Yousuf Shah a Law student in Kashmir University says it is a little doubtful to figure out if what India is providing us with would be affordable for any other nation who is favored by some. According to him violence has never been a solution to anything and it disheartens him to see his own brothers having blood thirst for their own folks. Being a Muslim he added on explaining to me a few teachings of Quran and Holy Prophet (Pbuh) says that killing a person is killing the whole humanity. He also told me that the Holy Prophet (Pbuh) has always taught to pickup even a mare pebble which might end up giving a bruise to someone walking on the road, then where does these rebellious terms of stone pelting has come from?

Clearly , a few in number but much in effect, politicians are trying to enjoy the prolonged luxury of the confliction phase of Kashmir who would never pick up arms but would always murder the conscience of the young and innocents making them a shoulder to fire from. When these young minds should totally devote themselves toward the serving of the society by gaining all the academicals benefit and outshining at them, they are busy in painting Kashmir with blood!

I wonder where this favor of bloodshed is coming from when even the Shikara wala bhaiya invited me for Eid party very modestly to his house in Dal! The much talked of word 'Kashmiriyat' is nothing more than common people of Kashmir showing love towards their land and an unforgettable warm hospitality. Portrayed as Militants, these people following Kashmiriyat are nothing more than common human beings seeking for rights on their lands, which are constantly stuck in between the conflicts of India and Pakistan. These Kashmiris are no terrorists but rather common human beings who not only respect their guests but also worshipped them, like rest of the country. People there are polite, compassionate and honest in their affairs. As they say there is always a hope! A hope to see a Kashmir about what no one talks about killing the other humans or throwing bombs at places, rather they talk of love, happiness and dedication towards their land but yes you can see death of conscience there. People have lost their reasons and ability to find ways and choose the right direction! They are blindly proud of their land, who wouldn't be if they owned heaven!! A hope to actually have a logical reason behind every move these brains make! A hope to see the sense of conscience coming back! A hope to soon see Kashmir turning out to be Subhan Allah Kashir!

Author hails from Jammu region of J&K is a Social worker and Human rights activist.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;
R.N.I No:JKBIL/2015/63427; Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar.
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com;Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

نگاہِ عشق دل زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوار شاہباز نہیں

The eye of love is in search
of the living heart;hunting for carrion
does not befit up to the royal hawk.

Vol:03 | Issue:16 | Pages:08 | 10th July to 16th July 2017 | Rs.5/-

PM Modi`s visit to Israel hurt Indians:Bhim Singh

New Delhi:Prof.Bhim Singh, Chief Patron of National Panthers Party & expert on the history of creation of Zionist State of Israel and its legitimacy expressed serious concern on the deliberate failure of Shri Narendra Modi, the Indian Prime Minister (presently in Israel) to take up the strong issues relating to Israel and Palestine problem threatening the world peace that can plunge the whole world into war as it had happened earlier. Prof.Bhim Singh questioned Indian Prime Minister Shri Narendra Modi about his real intention/mission to visit the Zionist State (a divided zone of Palestine) without touching Palestine being the first Indian Prime Minister to visit a splinter State of Palestine called Israel.

Prof.Bhim Singh questioned Prime Minister Modi to let the entire country know what was his mission to visit Israel, ignoring India's centuries old friend, Palestine. How much his visit cost and how many Indian Jews he called on? Why he failed to visit Beersheba, a small District in Israel where majority of the Indian Jews have been residing in pain and even under nourished. Prof.Bhim Singh had called on the protesting Indian Jews in Beersheba (Israel) in 1971 during his world tour on peace mission. He had also mentioned the plight of the Indian Jews which he said continues to be the same. The Indian Jews have been treated as cleaners and still their condition is the same. Not a single office is held by the Indian Jews in the entire Jewish society in Israel. There is not a single Indian Jews holding any responsible rank in the Jewish Army in Israel. This was the situation when he visited Israel and it continues to be the same even today. Bhim Singh said with all responsibilities. Why Prime Minister addressed the so-called gathering of the Indian Diaspora Jews in Tel-Aviv and not in Beersheba?

Prof.Bhim Singh said that so-called seven agreements signed by the Indian Prime Minister with his counter part Benjamin Netanyahu in Tel-Aviv do not mean anything for the benefit of Indian people, farmers, working class even for the scientists and researchers in India. He questioned Prime Minister's statement asking Shri Modi what kind of mutual benefit the Indian farmers shall gain from his agreement with Israel out of the so-called Innovation Fund worth USD 40 millions.

Prof.Bhim Singh said that India is a leading country in the world which has been pursuing peaceful efforts to ensure that nuclear bombs are banned and there shall be peaceful co-existence among the nations in the world. He questioned complete silence of Shri Narendra Modi, the Indian Prime Minister hailing from the birthplace of Mahatma Gandhi that what kind of message he is carrying for the people of Palestine who have been squeezed to the bottom by Israel with the support of Anglo-American Bloc right since the illegal creation of Israel since 1948? What message Shri Modi ji carried for the great people of Palestine who have been suffering for centuries and now under the illegal occupation of Israel (illegal occupation of the land of Palestine has been announced by the United Nations in its Resolution 242) in 1965 when Israel illegally, forcibly and in utter violation of all International Laws took over control of entire land of peace, the land of Prophets. Prof.Bhim Singh asked Shri Modi ji could he pronounced his judgment on the declaration of Mahatma Gandhi in 1935—Palestine belongs to the Palestinians in the same way as England belongs to the English and France to the French.

Prof.Bhim Singh called the historians to announce their decision in GEO-

We thank Imam Khamenei for supporting Kashmir Resistance:Syed Ali Geelani

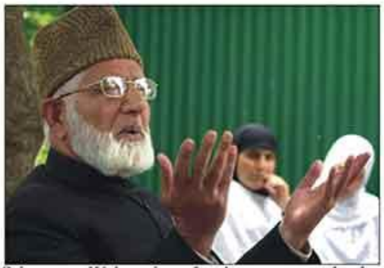

Srinagar: Welcoming Iran's supreme leader Ayatollah Syed Ali Khamenei's statement, chairman Huriyat Conference, Syed Ali Geelani termed as timely and pragmatic.

In a statement to Wilayat Times, Veteran Hurriyat Leader Syed Ali Geelani thanked Iran's supreme religious leader and expressed his satisfaction for supporting the people of Jammu and Kashmir in their struggle for freedom.

Geelani in his appeal to international community, institutions and influential personalities urged to use their influence and asked to support people of J&K in their struggle against forced occupation.

Iran being a country based on Islamic ideology, said Geelani and added, we hope that this country will support our cause likewise they provide their support to Palestinian people. Syed Ali Geelani said that Iran's revolutionary leader Imam Khomeini (r.a) always followed a straight forward policy and supported our mission.

These two issues are very much similar, said Geelani, while referring to Kashmir and Palestinian and added that these issues are too sensitive and related to whole Muslim Ummah.

The religious places are desecrated and a planned genocide is being carried in both Kashmir and Palestine, said Syed Ali Geelani.

Geelani said that unless these two issues are resolved according to people's aspirations and expectations, the uncertain situation and instability will continue to haunt people living in Muslim world.

Iran has a leading role to play and they can be of great help to generate a consensus and public opinion against mass killings in these two regions, said Geelani.

Urging Iran, Pakistan and Afghanistan to forge a regional alliance, Geelani said that it will solve various complicated issues and will help in building the era of peace, prosperity and development in region and added that it will create an atmosphere for resolving the issue related to Kashmir, Palestinian and Muslim world.

Geelani said that considering his high caliber & stature, Ayatollah Khamenei can prove of great help as a facilitator in this regard.